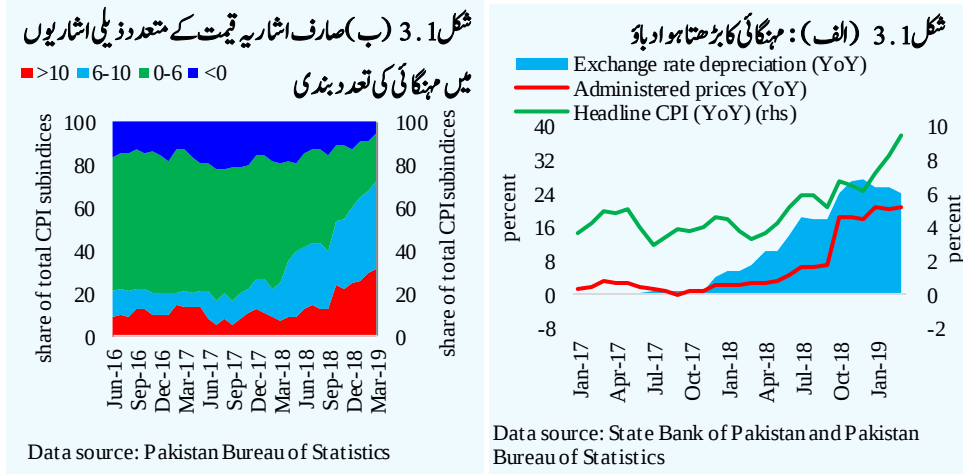


3 مہنگائی اور زرعی پالیسی

3.1 عمومی جائزہ

مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران حجم اور پھیلاؤ دونوں لحاظ سے مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ ہوا (شکل 3.1)۔ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران عمومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑھ کر 8.3 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ سہ ماہی میں اس کی شرح 6.5 فیصد اور پچھلے سال کی اسی سہ ماہی میں صرف 3.8 فیصد رہی تھی۔ بالخصوص اسے لاگتی عناصر سے منسوب کیا جاسکتا ہے، اور اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ گذشتہ ایک برس سے معیشت رو بہ استحکام تھی، اس لیے یہ دباؤ محتاط انتظام کا متقاضی تھا۔



چار عوامل سے مہنگائی کے حالیہ اضافے کی وضاحت ہوئی۔ پہلا، معاشی استحکام کے لیے درکار اقدامات نے حکومت کو انتظامی قیمتوں (پیٹرول، گیس اور بجلی کی) میں اضافے کی جانب راغب کیا؛ اس سے نہ صرف عمومی صارف اشاریہ قیمت کے توانائی جز (اور ساتھ ہی ٹرانسپورٹ) کی قیمتیں بڑھیں بلکہ کاروباری اداروں کے توانائی کے اخراجات میں بھی اضافہ ہوا۔ دوسرا، روپے کی قدر میں کمی کا تاخیری اثر خام مال کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور سرمایہ جاتی اخراجات کے ذریعے مجموعی معیشت میں سرایت کرتا رہا، اور اس سے معیشت میں مہنگائی کی توقعات بڑھیں۔ تیسرا، گذشتہ پانچ برس سے غذائی مہنگائی جو معمولی نوعیت کی رہی تھی اس میں رسدی رکاوٹوں (بالخصوص گوشت اور

ٹماٹر)، مہنگی ترسیل اور روپے کی قدر میں کمی کے باعث درآمدی اجزا (جیسے دالیں اور چائے) کی قیمتیں بڑھنے کے سبب اضافہ ہونا شروع ہو گیا۔ اور آخر میں، مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اساسی اثر کی بنا پر مکانوں کے کرائے میں سال بسال اضافہ ہوا۔ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران مکانوں کے کرائے میں سہ ماہی بنیادوں پر تبدیلی غیر معمولی طور پر معتدل رہی تھی۔

زری پالیسی کے نقطہ نظر سے اہم اندیشہ ان رجحانات کا ممکنہ تسلسل تھا۔ خاص طور پر بڑے جڑواں خساروں نے مجموعی معاشی استحکام اور اس کے ساتھ ساتھ قریبی تاوسط مدت میں مہنگائی کی توقعات کو خطرات سے دوچار کر دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ مہنگائی پر لگتی دباؤ مالی سال 19ء میں سارا سال برقرار رہنے کی توقع تھی: جاری کھاتے کے خسارے کی بڑھی ہوئی سطح اور زر مبادلہ کے ذخائر کی کمزور صورت حال کا نتیجہ یہ تھا کہ شرح مبادلہ (اور ملکی مہنگائی پر اس کے اثرات کی منتقلی) پر مختصر مدت کا دباؤ بدستور سخت تھا۔ اسی طرح مالیاتی مجاذہ پر حاصل کی کمی اور سلامتی کے توقع سے زائد اخراجات سے اجناس کی قیمتوں کے فرق کو جذب کرنے کی حکومتی گنجائش کم رہ گئی؛ جس سے خسارے کے ہدف کا تجاوز کرنا پہلے سے ہی نظر آ رہا تھا۔ ان خدشات کے پس منظر میں اسٹیٹ بینک کی قریبی مدت مہنگائی کے حوالے سے پیش گوئی کی زیریں حد بھی چھ فیصد کے ہدف سے زائد رہی۔ لہذا معاشی استحکام کے لیے سخت زری حالات کا تسلسل درکار تھا۔

ان پیش رفتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران منعقدہ اپنے دو اجلاسوں میں پالیسی ریٹ مجموعی طور پر مزید 75 بیسز پوائنٹس بڑھا دیا۔ جب سے زری سختی کا حالیہ دور شروع ہوا ہے، پالیسی ریٹ میں اضافے کے سبب مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے آخر تک اس میں مجموعی طور پر 500 بیسز پوائنٹس کا اضافہ ہو چکا ہے۔ یہ امر اہم ہے کہ اگرچہ معیشت کی اضافی طلب کم کرنے کی خاطر کیے جانے والے استحکامی اور دیگر ضوابطی اقدامات سے سخت زری پالیسی کو تقویت ملی، لیکن بینکاری نظام میں بھاری میزانی لین دین کے سبب اس کا نفاذ پیچیدگی اختیار کر گیا۔ شبینہ ریپو منڈی تغیر پذیر رہی جس سے مرکزی بینک کی بار بار مداخلت ضروری ہو گئی (جدول 3.1)۔

سب سے اہم پیش رفت حکومت کی جانب سے کمرشل بینکوں کو قرضے کی بلند ترین خالص واپسی اور اس کا متبادل اسٹیٹ بینک کے قرضوں کو بنانا تھا۔ خاص طور پر مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 6.0 ٹریلین روپے کے حکومتی قرضے (تمام ٹی بلز) کی عرصیت مکمل ہونا طے تھا، لیکن بینکوں نے اس کا اجراء ثانی محض 60 فیصد ہی کیا۔ کیونکہ وہ شرح سود بڑھنے کی توقعات پر حکومتی تسکات میں سرمایہ کاری سے گریزاں تھے۔ خصوصاً جنوری 2019ء ایک دشوار گزار مہینہ تھا کیونکہ اس میں حکومت نے خالص بنیادوں پر کمرشل بینکوں کو 2.4 ٹریلین روپے کے قرضے واپس کیے؛ جبکہ سرکاری اداروں نے 69.0 ارب روپے اس کے علاوہ واپس کیے۔ بازار سے اضافی سیالیت کے انجذاب کی خاطر اسٹیٹ بینک کو اس مہینے کے دوران بازار زر کے 29 سوڈے (تقریباً ہر روز) کرنا پڑے۔ اگرچہ سیالیت کے انجذاب کے

اقدامات سے بین الینک سیالیت پر ان کے اثرات کم کرنے میں مدد ملی، لیکن جنوری 2019ء کے دوران شبینہ ریٹس پالیسی ریٹ سے اوسطاً 16 پی پی ایس کم رہے۔ آئندہ مہینوں میں صورت حال بہتر ہوئی کیونکہ شبینہ شرحیں پالیسی ریٹ کے قریب رہیں۔ فی الحقیقت، مارچ 2019ء کے زیادہ تر ایام کے دوران ان کا حجم پالیسی ریٹ سے بلند رہا (سیکشن 3.2)۔ تاہم ان دو مہینوں کے دوران بھی منڈی میں استحکام کی غرض سے اسٹیٹ بینک کو اوسطاً ہر دوسرے روز مداخلت کرنا پڑی۔

جدول 3.1: انتظام سیالیت کے اظہار					
بازار زر کے سودوں کی تعداد	ایس پی پی کی سہولت سے استفادہ			بازار زر کے سودوں کے واجبات کی اوسط (ارب روپے)	شبینہ ریٹ اور پالیسی ریٹ کا اوسط انحراف (پیمبر پوائنٹس)
	دوروں کی تعداد	بالائی حد (ارب روپے)	زیریں حد (ارب روپے)		
جنوری 2018ء	7	1	12.4	1135.8	-5
2019ء	29	5	49.9	-1148.2	-16
فروری 2018ء	8	2	12.4	1338.3	-2
2019ء	18	4	109.4	-183.6	-1
مارچ 2018ء	9	4	47	917.3	+3
2019ء	11	5	57.3	-547.3	0

اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

بین الینک سطح پر اس قدر فاضل سیالیت کی وضاحت ناموافق معاشی حالات کے باعث نجی شعبے کو قرضے کے بہاؤ میں کمی سے ہوتی ہے۔ بالخصوص، مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضوں کے استعمال میں اچانک خاصی سست روی دیکھنے میں آئی، خاص طور پر اُس وقت جب گذشتہ سہ ماہی کے دوران اس میں خاطر خواہ اضافہ ہوا تھا۔ سب سے زیادہ کمی جاری سرمائے کے جزی میں واقع ہوئی کیونکہ ٹیکسٹائل صنعت اور کھاد سازی کے اداروں کی جانب سے قرضوں کی طے شدہ واپسی سے چینی، ڈیری اور مشروبات کے شعبوں کی قرض گیری کا بڑی حد تک اثر زائل ہو گیا۔ یاد رہے کہ قدر اضافی مصنوعات کی برآمدی طلب میں اضافے اور اس کے ساتھ ساتھ کپاس / دھاگے کی قیمتوں میں اضافے کے نتیجے میں پیدا کنندگان نے گذشتہ سہ ماہی میں بھاری قرض گیری کی تھی؛ خصوصاً مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں ان کی قرض واپسی کا حجم کافی زیادہ تھا۔ غیر اشیاء ساز شعبوں میں بجلی ساز اداروں کے قرضوں میں کمی واقع ہوئی کیونکہ حکومت کی طرف سے توانائی سے متعلق صکوک کے اجراء کے بعد ان کے نقدی کے بہاؤ میں بہتری آئی تھی۔ اس سہ ماہی کے دوران بجلی کی پیداوار میں سال بسال کمی کے سبب ان کی مالکاری کی ضروریات میں مزید کمی واقع ہوئی۔

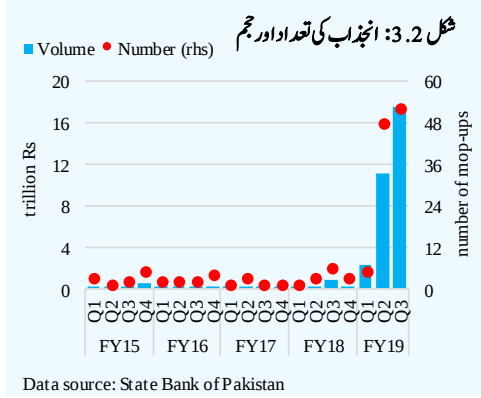
یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال کے آغاز سے ہی کاروباری ادارے مشکل دور سے گزر رہے ہیں کیونکہ روپے کی قدر گھٹنے، خام مال کی لاگت میں اضافے، ملکی طلب میں تخفیف، سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام میں کٹوتیوں، ضوابطی سختی، اشیاء کے نامطلوب فاضل ذخائر، ان سب کی وجہ سے صنعتی پیداوار متاثر ہوئی۔ مالی سال 19ء کے آغاز سے ہی بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں کمی واضح تھی لیکن خام مال کی لاگتوں میں اضافے اور نقدی کے بہاؤ میں رکاوٹوں نے دوسری سہ ماہی تک قرضے کی نموبر قرار رکھی۔ تاہم نمو کے حوالے سے رکاوٹیں بڑھنے کے اثرات اب کاروباری اداروں کے قرض لینے کی رغبت پر اثر انداز ہونا شروع ہو گئے ہیں، خاص طور پر بلند شرح سود کے تناظر میں۔ معین سرمایہ کاری قرضوں کے حوالے سے موجودہ غیر یقینی کیفیت کے باعث اگرچہ زیادہ تر فرمیں، بالخصوص بجلی کے شعبے میں، معیشت کا طویل مدتی منظر نامہ ملحوظ خاطر رکھنے سے گریزاں ہیں، تاہم چند بڑے کارپوریٹس بجلی کے شعبے میں اپنے طے شدہ سرمایہ جاتی اخراجات کے منصوبے پر قائم ہیں۔

3.2 اسٹیٹ بینک کا سیالیت کا انتظام

مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بین الینک منڈی میں بالخصوص تین بنیادی عوامل سیالیت کی تغیر پذیر کیفیت کی وضاحت کرتے ہیں:

- (i) کمرشل بینکوں کا بلند شرح سود کی مسلسل توقع رکھنا جس کے وجہ سے وہ حکومتی تمکات میں سرمایہ کاری سے پہلو تہی کرتے رہے۔ نتیجتاً، سہ ماہی کے دوران حکومت نے کمرشل بینکوں کو 2.0 ٹریلین روپے کے قرضے واپس کیے؛
- (ii) اگرچہ بینکوں نے سہ ماہی کے دوران پی آئی بی ٹیلا میوں (معین اور رواں دونوں) میں 496.1 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی، لیکن یہ جزوی طور پر بیمہ کمپنیوں اور بازار زر کے فنڈز میں منتقل ہو گئی، جس سے سیالیت بینکاری نظام میں واپس آگئی؛ اور
- (iii) نجی شعبے کے قرضے کے استعمال میں بہت سست روی پیدا ہوئی۔

ان پیش رفتوں نے مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں کی امانتوں (غیر حکومتی) میں ہونے والی خاطر خواہ کمی کا ازالہ کر دیا۔ اس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک بین الینک منڈی میں باقاعدگی سے مداخلت کرتا رہا، جس کا مقصد استحکام برقرار رکھنا اور زری پالیسی کا ہموار نفاذ تھا۔ اسٹیٹ بینک نے عملی ہدف کو مد نظر رکھتے ہوئے تیسری سہ ماہی کے دوران اضافی سیالیت کا انجذاب کرنے کے لیے بازار زر کے 52 سو دے کیے۔ ان سودوں میں انجذاب کا مجموعی حجم تاریخ کا بلند ترین تھا (شکل 3.2)۔ اس کے نتیجے میں مارچ کے آخر میں انجذاب کا واجب الادا حجم 1.1 ٹریلین روپے رہا، جبکہ مالی سال 18ء کے اختتام پر خالص ادخال 1.5 ٹریلین روپے کا ہوا تھا۔

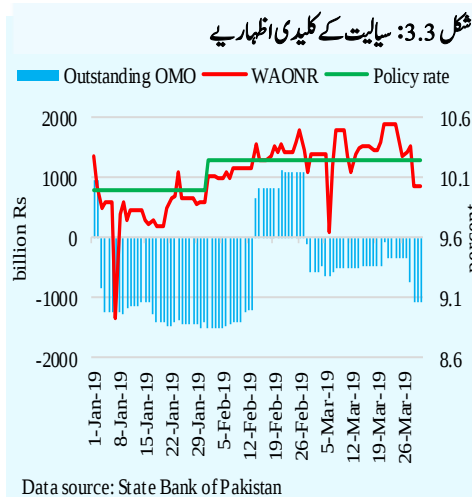


اس بھاری انجذاب کے باعث جنوری 2019ء سے مارچ 2019ء کے دوران سیالیت کے حالات میں قدرے سختی آگئی (شکل 3.3)۔ یہ امر اس حقیقت سے عیاں ہے کہ جنوری 2019ء کے صرف 3 یوم میں بہ وزن اوسط شینہ ریٹ (WAON)، پالیسی ریٹ سے زائد رہا، جبکہ فروری 2019ء اور مارچ 2019ء میں یہ تعدد بڑھ کر بالترتیب 11 اور 21 ایام تک پہنچ گیا۔

3.3 زری مجموعے

سال کی پہلی ششماہی میں زری توسیع بڑھی پھر مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں اس کی رفتار سست ہو گئی۔ اس رجحان کو بینکاری نظام سے مجموعی میزانی قرض گیری میں معتدل اضافے کے ساتھ ساتھ نجی شعبے کی جانب سے قرضے کے کم استعمال سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں (این ڈی اے) میں محدود توسیع واضح تھی (جدول 3.2)۔

یہ امر اہم ہے کہ گزشتہ چار سہ ماہیوں سے مسلسل کمی کے بعد بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ یہ اضافہ دو طرفہ ذرائع سے حاصل شدہ سرکاری قرضوں کے اثر کا عکاس ہے، بالخصوص مارچ 2019ء میں، اس کی مدد سے حکومت کو بینکاری نظام کو قرضوں کی جزوی واپسی کا موقع ملا۔



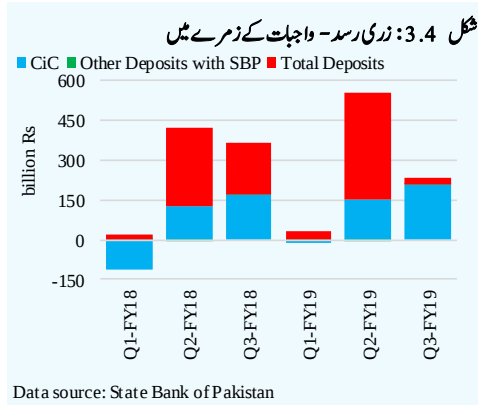
واجبات کے زمرے میں مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران امانتوں کے مقابلے میں زیر گردش کرنسی کا کردار خاصا غالب رہا (شکل 3.4)۔ سہ ماہی کے دوران تقریباً 88 فیصد کی زری توسیع زیر گردش کرنسی پر مشتمل تھی اور اس کے نتیجے میں کرنسی تا امانت تناسب 39.6 فیصد کی سطح پر جا پہنچا۔ قومی بچت اسکیموں کے تمسکات کی شرح منافع کو اس رجحان کی جزوی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے، جن میں مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 229.9 ارب روپے کی خالص سرمایہ کاری کی گئی۔ سیونگ سرٹیفکیٹس پر یکم جنوری 2019ء سے نافذ العمل شرح

پاکستانی معیشت کی کیفیت

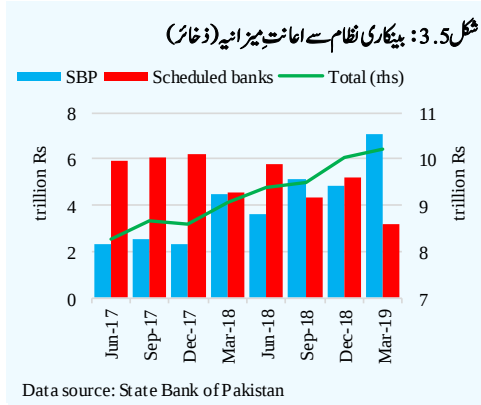
جدول 3.2: زری مجموعے						ارب روپے
م 19ء			م 18ء			
جولائی تا مارچ	تیسری سہ ماہی	پہلی ششماہی	جولائی تا مارچ	تیسری سہ ماہی	پہلی ششماہی	
812.9	235.6	577.3	702.4	366.0	336.4	زری رسد (ایم فو)
-613.7	67.4	-681.2	-483.1	-308.6	-174.4	خالص بیرونی اثاثے
1,426.6	168.2	1,258.4	1,185.5	674.7	510.8	خالص ملکی اثاثے
828.8	178.2	650.6	770.6	457.4	313.2	خالص بیروانی قرض گیری
3,444.9	2,187.8	1,257.1	2,161.5	2,164.2	-2.7	اسٹیٹ بینک
-2,616.1	-2,009.6	-60;6.5	-1,390.9	-1,706.8	315.9	جدولی بینک
611.5	41.1	570.4	473.7	177.4	296.3	نئی شعبے کے قرضے
310.2	165.1	145.1	173.6	107.6	66.0	سرکاری کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کو قرضے
-160.4	-135.1	-25.3	-179.3	-26.7	-152.5	دیگر اجزا (خالص)
349.7	206.4	143.3	187.3	171.6	15.6	زیر گردش کرنسی
462.8	29.0	433.8	514.8	194.0	320.8	مکمل اثاثیں

اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

منافع میں 200 بی پی ایس سے زائد اضافہ ہوا۔ زری سختی کے آغاز کے بعد سے ان تمسکات پر منافع کی شرح مجموعی طور پر 500 بی پی ایس سے زائد بڑھ چکی ہے، جبکہ اس کے مقابلے میں بینکوں کی امانتوں پر صرف 277 بی پی ایس کا اضافہ ہوا۔ ممکن ہے کہ شرح سود کی وجہ سے کچھ امانت گزاروں نے اپنی بچتی رقم بینکوں سے نکال کر قومی بچت اسکیموں میں منتقل کر دی ہوں۔



امانتیں مجتمع ہونے میں سست روی کے پیچھے ایک اور وجہ شرح مبادلہ میں مزید کمی کی توقع تھی۔ منقولی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ عوام الناس نے اپنی قوت خرید برقرار رکھنے کے لیے ڈالر ذخیرہ کرنے کا راستہ اختیار کیا (جیسا کہ بڑھتے ہوئے کرب پر بیمہ سے ظاہر ہے - باب 5)۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اپریل 2018ء میں نان فائلر پر اپنے بیرونی کرنسی کھاتوں میں نقد ڈالر جمع کرانے کی ممانعت تھی؛ لہذا عوام کی اکثریت نے انہیں اپنے پاس نقد کی صورت میں رکھنے کی راہ اپنائی۔



لہذا، معیشت میں بے ضابطگی اور نقدی کی جانب جھکاؤ کو کم کرنے کے لیے درستی کے اقدامات کی ضرورت ہے، جو بچت کے باضابطہ ذرائع استعمال کرنے کی ترغیب دلا سکیں۔ اس امر کی نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ حکومت نے حال ہی میں فائلرز کو نقدی نکلوانے پر ود ہولڈنگ سے چھوٹ دے دی ہے؛ تاہم اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے 2016-17ء کے مطابق امانتوں کے مجموعے ہونے پر ود ہولڈنگ ٹیکس کا اثر (شماراتی لحاظ سے) نہ ہونے کے برابر تھا۔ کرنسی کی نمو اور کرنسی تا امانت تناسب پر بڑا اثر غیر نقد بینکاری لین دین پر ود ہولڈنگ ٹیکس سے پڑا، جو اب بھی نان فائلرز پر برقرار ہے۔

حکومت کی میزانی قرض گیری

مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام سے میزانی قرض گیری میں سست روی آئی، جس کی وجہ نان بینک اور بیرونی فنڈنگ کی بڑھتی ہوئی دستیابی تھی۔ بینکاری نظام کے اندر حکومت نے اسٹیٹ بینک سے بھاری قرض گیری کی، اور جدولی بینکوں کو خاصے قرضے واپس کیے (شکل 3.5)۔ اس رجحان کو بین الینک منڈی کے اندر شرح سود میں اضافے کی توقعات سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس کے باعث بینکوں نے قرضے کی عرصیتوں کے اجراءے ثانی سے احتراز کیا۔ گزشتہ چند سہ ماہیوں کے رجحان کی طرح مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سہ ماہی مدت کے ٹی بلز کی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا، جس سے تمام ٹی بلز اسٹاک میں سہ ماہی مدت کے حامل ٹی بلز کا حجم 99.9 فیصد تک جا پہنچا۔

سہ ماہی کے دوران طویل مدتی قرض میں منڈی کی دلچسپی کا دوبارہ پیدا ہونا ایک اہم پیش رفت تھی (جدول 3.3)۔ یہ امر ممکنہ طور پر دسمبر 2018ء کی نیلامی میں پی آئی بی کی قطع شرح سود بڑھنے سے رونما ہوا، جس کے نتیجے میں منڈی کو پی آئی بی کے حق میں حکومتی حکمت عملی کی تبدیلی کا اشارہ ملا۔ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 450 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں پی آئی بی (رواں شرح اور معین شرح دونوں) کے لیے کل پیشکشیں 1.2 ٹریلین روپے تک جا پہنچیں جس میں سے 496.1 ارب روپے کی پیشکشیں قبول کر لیں گئیں۔

¹ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی تک بینکاری نظام سے اعانتہ میزانیہ کا مجموعی حجم گزشتہ برس کے مقابلے میں دگنے سے بھی زیادہ تھا۔

سرکاری کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کو قرضوں کی فراہمی اور اجناسی مالکاری

مالی سال 19 کی تیسری سہ ماہی کے دوران سرکاری کاروباری اداروں کو قرضوں کی فراہمی گزشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں خاصی بڑھی۔ تقریباً تمام قرض گیری اسلامی بینکوں کی وزارت توانائی کے جاری کردہ 200 ارب روپے کے صکوک میں سرمایہ کاری پر مشتمل تھی۔ یہ رقم وزارت نے شعبہ توانائی میں سیالیت کے مسائل دور کرنے کی غرض سے پاور ہولڈنگ پرائیویٹ لمیٹڈ (پی ایچ پی ایل) کے ذریعے حاصل کی۔ اطلاعات یہ ہیں کہ پی ایچ پی ایل نے آئی پی پیز اور او ایم سیز کو ادائیگیاں کر دی ہیں، جس سے ان کے نقدی کے بہاؤ میں کچھ بہتری آئی۔

جہاں تک اجناسی مالکاری کا تعلق ہے مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران قرضوں کی خالص بلند واپسی کی بڑی وجہ گندم کی خریداری کے لیے قرضوں کی واپسی تھی (جدول 3.4)۔ ملک کے اندر گندم کی فروخت اور برآمدات سے پروکیورمنٹ ایجنسیوں کو اس عرصے میں قرضے بڑی حد تک واپس کرنے کا موقع ملا۔²

جدول 3.3: حکومتی تسکات کا خاکہ (عربی ماہیت)									
ارب روپے									
ٹی بلز			پی آئی پی مینٹن شرح			پی آئی پی رواں شرح			
ہدف	پیشکش کردہ*	منحور شدہ	ہدف	پیشکش کردہ*	منحور شدہ	ہدف	پیشکش کردہ*	منحور شدہ	
خام تناسب میں									
سہ 1 م س 18ء	3,900.0	4,511.2	300.0	104.1	55.6	-	-	-	-
سہ 2 م س 18ء	3,600.0	4,586.5	200.0	54.3	0.0	-	-	-	-
سہ 3 م س 18ء	5,375.0	5,396.5	200.0	55.7	0	-	-	-	-
سہ 1 م س 19ء	5,450.0	5,119.0	150.0	64.1	20.6	150.0	151.5	108.3	
سہ 2 م س 19ء	4,600.0	5,779.7	150.0	45.3	22.5	150.0	93.4	0.0	
سہ 3 م س 19ء	6,050.0	3,775.6	200.0	945.5	397.9	250.0	232.6	98.2	
عرصیت سے منہا									
سہ 1 م س 18ء	218.5	829.7	-296.6	-492.5	-541.0	-	-	-	-
سہ 2 م س 18ء	-5.0	981.5	200.0	54.3	0.0	-	-	-	-
سہ 3 م س 18ء	315.8	337.3	-326.8	-471.1	-526.8	-	-	-	-
سہ 1 م س 19ء	-210.6	-541.6	-311.1	-397.1	-440.6	150.0	151.5	108.3	
سہ 2 م س 19ء	198.5	1,378.2	150.0	45.3	22.5	150.0	93.4	0.0	
سہ 3 م س 19ء	30.5	-2,243.9	200.0	945.5	397.9	250.0	232.6	98.2	
* پیشکش کردہ رقم میں غیر مسابقتی بولیاں شامل نہیں									
اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان									

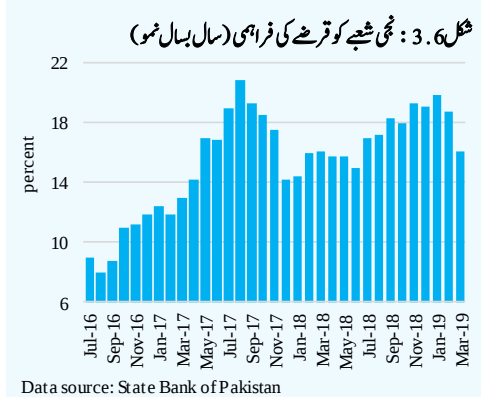
² گزشتہ برس کی پہلی ششماہی کے 0.2 ہزار میٹرک ٹن کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 461.3 ہزار میٹرک ٹن گندم برآمد کی گئی، جبکہ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 96.2 ہزار میٹرک ٹن گندم برآمد کی گئی، اس کے مقابلے میں مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 307.2 ہزار میٹرک ٹن گندم برآمد ہوئی تھی۔ مزید برآں مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کی نسبت مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پروکیورمنٹ ایجنسیوں نے گندم کی تقریباً دو گنی فروخت کی۔

3.4 نجی شعبے کو قرضے کی فراہمی

پہلے نو ماہ میں نجی شعبے کو قرضے کی فراہمی حوصلہ افزا رہی، یعنی جولائی تا مارچ مالی سال 19ء میں قرضے کا استعمال بڑھ کر 611.5 ارب روپے تک جا پہنچا جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران اس کا حجم 473.7 ارب روپے رہا تھا۔ تاہم اگر صرف مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی پر توجہ مرکوز رکھی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ نجی شعبے کو قرضے کی فراہمی میں خاصی کمی واقع ہوئی،

کیونکہ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے 177.4

ارب روپے کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران قرضوں کا استعمال کم ہو کر صرف 41.1 ارب روپے رہ گیا (شکل 3.6)۔ ٹیکسٹائلز اور کھاد سازی کے شعبے جنہوں نے مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں خاصی قرض گیری کی تھی، ان شعبوں نے زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران قرضوں کی بھاری واپسی کی۔



جدول 3.4: صارتی مالکاری					
ارب روپے					
م 19ء			م 18ء		
جولائی تا مارچ	پہلی ششماہی سر 3	پہلی ششماہی سر 3	جولائی تا مارچ	پہلی ششماہی سر 3	پہلی ششماہی سر 3
-174.1	-82.3	-91.8	-55.4	-44.3	-11.2
0.0	0.0	0.0	0.0	0.0	0.0
0.1	0.0	0.0	0.2	0.0	0.1
2.7	0.6	2.1	-1.8	0.3	-2.1
5.1	0.9	4.2	-1.4	0.1	-1.5
-166.1	-80.7	-85.5	-58.4	-43.9	-14.6

اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

ٹیکسٹائل، کھاد سازی اور خوردنی تیل کے شعبوں میں خالص واپسی سے جاری سرمائے کے قرضوں کا سلسلہ تھم گیا

ٹیکسٹائل شعبے میں برآمدات سے متعلق سرگرمی کے ساتھ خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت نے مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری سرمائے کے قرض کو بڑھادیا، جس کے دوران اس شعبے نے 187.4 ارب روپے کے قرضے لیے۔ چونکہ اس شعبے کی سہ ماہی کے دوران برآمدی محاصل روپے کے لحاظ سے 25.2 فیصد زائد رہے، اس لیے اس نے مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 32.5 ارب روپے کے مختصر مدتی قرضے واپس کیے، جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران اس شعبے نے 4.0 ارب روپے کے قرضے لیے تھے۔ مزید برآں، شرح سود کی بلند لاگت کے باعث کچھ فرموں کے لیے بینکوں کے قرضوں کا اجراء ثانی دشوار ہو سکتا تھا۔

کھاد سازی کے شعبے میں قلیل مدتی قرضوں کی خالص واپسی کی بنیادی وجہ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران چند بڑے اشیاء سازوں کے پلانٹس کی مرمت کے لیے معمول سے زائد دورانیے تک بندش تھی۔ سہ ماہی کے دوران بلند قیمتوں، بڑی فصلوں کے لیے کم

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 3.5: تیسری سہ ماہی کے دوران (بھائی) نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضے					
ارب روپے					
مجموعی قرضے		جاری سرمایہ *		مستحق سرمایہ کاری	
م 18ء	م 19ء	م 18ء	م 19ء	م 18ء	م 19ء
159.8	47.9	85.5	1.8	74.2	46.1
اٹھارہ سو اسی	104.4	83.8	50.6	20.6	15.5
چینی	94.3	86.4	83.1	6.9	11.2
بنیادی ٹیکسٹائل	20.1	-5.2	11.3	-2.4	8.8
ڈیری	11.0	2.1	10.9	10.4	0.1
سافٹ ڈرنکس اور مشروبات	9.2	1.3	7.0	2.8	2.2
سینٹ	6.2	2.6	5.1	17.7	1.1
لوہا اور فولاد	3.4	5.3	4.0	2.3	-0.6
صاف شدہ پیٹرولیم مصنوعات	0.6	7.4	2.7	-1.8	-2.1
خوردنی تیل اور گھی	-6.5	-2.2	-6.9	-0.1	0.4
کھاد	-13.5	-19.2	-12.3	-8.6	-1.3
ٹیکسٹائل	-28.6	4.0	-32.5	-12.6	3.9
بکلی کی پیداوار، ترسیل و تقسیم	10.7	26.0	-21.0	20.2	31.7
کان کنی و کوہ کنی	6.8	-0.7	4.5	3.7	2.4
ریئل اسٹیٹ اور متعلقہ شعبے	1.2	1.2	0.2	9.7	1.0
تجارت و کاروبار	2.7	-13.4	-7.3	7.3	9.9
تعمیرات	-5.6	8.2	2.4	3.2	-8.0
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ خانہ اور مواصلات	-9.2	-6.2	-6.0	8.5	-3.2
زراعت	-10.7	-4.0	-7.6	-1.8	-3.1
بھارتی و غیرہ	-14.0	-3.6	-14.0	-0.2	-0.1

بشمول تجارتی مالکاری

اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

زیر کاشت رقبہ اور بوائی کے موسم میں بارشوں کی وجہ سے کھاد کا استعمال بھی کم رہا، اس سبب کے نتیجے میں مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پیداوار میں کمی دیکھنے میں آئی۔ اسی طرح مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران خوردنی تیل کی فرموں نے 6.9 ارب روپے کے قرضوں کی موسمی واپسی کی، ان میں زیادہ تر قرضے درآمدی مالکاری کے لیے حاصل کیے گئے تھے۔

چینی کے شعبے میں خام مال کی بلند قیمتوں نے مالکاری کی ضروریات بڑھادیں چینی کی پیداوار میں سال بسال بنیاد پر کمی کے باوجود اس شعبے نے مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران گزشتہ برس کے مساوی قرض لیا۔³ تاہم گزشتہ برس کے برخلاف جب زیادہ تر قرض سرگرمیوں کی بنیاد پر لیا گیا تھا، مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران لیا

³ خریف کے موسم کے دوسرے چھینے سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں گنے کی پیداوار میں 15.9 فیصد کمی واقع ہوئی۔

جدول 3.6: صارفی مالاری (بہاؤ)							
ارب روپے							
جولائی تا مارچ		سہ ماہی		سہ ماہی		سہ ماہی	
م 18ء	م 19ء	م 18ء	م 19ء	م 18ء	م 19ء	م 18ء	م 19ء
57.2	43.0	18.4	15.3	17.1	14.5	21.7	13.2
34.6	17.7	11.2	5.0	9.6	6.8	13.9	5.9
15.1	8.3	6.3	5.4	6.1	2.9	2.7	0.0
1.8	9.8	0.8	3.5	-4.6	2.1	5.6	4.2
4.7	4.0	1.6	1.1	2.5	2.5	0.6	0.3
1.0	3.2	-1.5	0.3	3.5	0.1	-1.1	2.8

اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

گیا قرض دراصل فرموں کی سیالیت کے مسائل کا آئینہ دار ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سہ ماہی کے دوران متعدد چینی ساز ادارے بینکوں کے قرضے ادا نہیں کر سکے تھے کیونکہ ملکی منڈی میں قیمتیں پست تھیں اور حکومت برآمدات پر زر اعانت کی رقم کی پوری ادائیگی سے قاصر تھی۔ تیسری سہ ماہی میں گئے کی قیمتیں 16.6 فیصد سال بسال بڑھنے کے اضافی دباؤ میں تھیں، جبکہ گذشتہ برس ان میں 4.2 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اس شعبے کا امانتی رقوم نکلوانا مالی تنگی کا غماز تھا۔

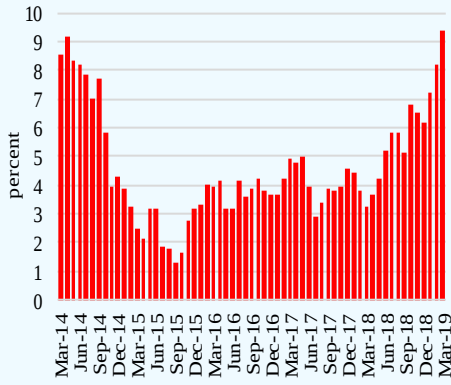
چینی کے علاوہ دیگر اشیاء سازوں نے بھی اپنی موسمی ضروریات پوری کرنے کے لیے قلیل مدتی قرضے لیے۔ جن میں ڈیری، سافٹ ڈرنکس اور مشروبات کے شعبے شامل ہیں جنہوں نے گذشتہ برس کے 3.4 ارب روپے کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 17.9 ارب روپے کا مجموعی قرض لیا۔ تاہم ٹیکسٹائل، کھاد سازی اور خوردنی تیل اور گھی کے شعبوں کی طرف سے خالص واپسی کی بنا پر اس کا اثر دھیمہ ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں اشیاء سازی کے شعبے میں جاری سرمائے کے قرضوں میں صرف 50.6 ارب روپے کی نمو ہوئی تھی جبکہ گذشتہ برس اسی عرصے کے دوران یہ حجم 83.8 ارب روپے رہا تھا (جدول 3.5)۔

بجلی کی ترسیل کے شعبوں میں سرمایہ جاتی اخراجات سے معین سرمایہ کاری قرضوں کی نمو میں مدد ملی مالی سال 19ء کی پہلی دوسہ ماہیوں کے برخلاف جن میں جاری سرمایہ نجی کاروباری اداروں کو قرضوں کی فراہمی میں اضافے پر حاوی رہا، نجی شعبے کو قرضے کی فراہمی میں اضافے میں معین سرمایہ کاری قرضوں کا حصہ سب سے زیادہ رہا۔ اس کے بڑے استفادہ کنندگان میں بجلی سازی، چینی اور خام مال کے طور پر استعمال ہونے والے کیمیکلز کے شعبے شامل ہیں۔ ان قرضوں کا بڑا حصہ بجلی سازی کے شعبے نے لیا، کیونکہ کے الیکٹرک (کے ای) اپنے پاور گرڈز اور مجموعی ترسیلی نیٹ ورک کی توسیع کر رہی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بجلی کی تقسیم کاری کا یہ ادارہ بجلی کی رسد اور عملی کارکردگی بڑھانے کی غرض سے بھاری سرمایہ کاری کر رہا ہے۔

صارفی مالکاری پست رہی

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران صارفی مالکاری میں 43.0 ارب روپے کی نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس اس کا حجم 57.2 ارب روپے رہا تھا، تاہم تمام سہ ماہیوں کے دوران اس میں تسلسل کے ساتھ کمی ہوتی رہی۔ اس میں سب سے زیادہ فرق آٹھ اور مکاناتی مالکاری جیسے اجزا کے باعث پڑا۔ نان فائلرز کے کار خریدنے / رجسٹر کرنے پر پابندی اور اس کے ساتھ ساتھ مارک اپ کی بڑھتی لاگت کو کار مالکاری میں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مکاناتی مالکاری حقیقتاً منجمد ہو گئی جبکہ گذشتہ برس اسی عرصے کے دوران اس میں 2.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا (جدول 3.6)۔

شکل 3.7: عمومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال)



Data source: Pakistan Bureau of Statistics

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسٹیٹ بینک نے مارچ 2019ء میں کم آمدنی والے افراد اور معاشرے کے مستحق طبقوں جیسے بیواؤں، شہداء کی اولادوں، خواجہ سراؤں اور دہشت گردی سے متاثرہ علاقوں کے افراد کے لیے پست لاگتی مکاناتی مالکاری کو فروغ دینے کی غرض سے ایک پالیسی متعارف کرائی ہے۔ مرکزی بینک نے بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے لیے چند ضوابط میں نرمی کی ہے۔ قرض تاملیت 90:10 کے تناسب کے ساتھ 30 لاکھ روپے تک کے مکاناتی یونٹ / اپارٹمنٹ پر ساڑھے بارہ سال تک 5 فیصد کی خاصی پست شرح سود پر مالکاری فراہم کی جاسکتی ہے۔ اسٹیٹ بینک قرضوں کی نو مالکاری کرے گا، اور بینک پست لاگتی مکانات کے اکتشاف کے حوالے سے ریل اسٹیٹ پر عائد 10 فیصد کی حد اکتشاف سے بھی مستثنی ہوں گے۔

3.5 مہنگائی

مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) سہ ماہی بنیادوں پر مسلسل بڑھتی ہوئی مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اوسطاً 8.3 فیصد تک جا پہنچی (شکل 3.7)۔ اس کے نتیجے میں اوسط عمومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت مالی سال 12ء کے بعد سے تیسری سہ ماہی کے دوران 8.3 فیصد کی بلند ترین سطح پر رہی جبکہ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران یہ شرح 3.8 فیصد تھی (جدول 3.7)۔

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 19ء

جدول 3.7: تیسری سہ ماہی کے دوران اوسط مہنگائی لحاظ صارف اشاریہ قیمت اور حصہ				
نمو فیصد میں، حصہ فیصدی درجوں میں				
وزن	نمو		حصہ	
	م 18ء	م 19ء	م 18ء	م 19ء
عمومی صارف اشاریہ قیمت	100.0	3.8	8.3	3.8
غذا جس میں	37.5	2.0	5.2	0.8
گوشت	2.4	8.4	13.6	0.3
سگریٹ	1.4	-19.8	14.5	-0.5
ٹماٹر	0.4	-14.9	136.5	0.0
دودھ	6.7	4.0	4.1	0.3
چینی	1.0	-16.6	14.0	-0.2
توانائی جس میں	9.0	3.3	20.9	0.3
گیس	1.6	0.0	85.3	0.0
بجلی	4.4	0.0	8.5	0.0
ایندھن	3.0	12.9	14.9	0.3
غیر غذائی غیر توانائی جس میں	53.5	5.4	8.6	2.7
مکانوں کے کرائے	21.8	5.4	8.2	1.0
ٹرانپورٹ خدمات	2.7	1.3	15.1	0.0
تعلیم	3.9	14.0	8.7	0.6
ذاتی آلات	0.8	9.1	12.4	0.1
فٹ ویئر	1.6	0.6	7.9	0.0
ادویات	1.3	2.0	7.9	0.0
تعمیرات کا خام مال	0.6	4.9	12.0	0.0
موٹر گاڑیاں	0.7	5.7	12.8	0.0

اعداد و شمار کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مہنگائی میں اضافے کی بڑی وجوہ یہ ہیں: (i) جڑواں خسارے پر مستقل دباؤ، جس کی بنا پر حکومت کو انتظامی قیمتیں بڑھانے اور درآمدات پر ریگولیٹری ڈیوٹی بھی بڑھانے کی ترغیب ملی: (ii) کچھ غذائی اجزاء کی رسد میں رکاوٹیں اور سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کا نفاذ: (iii) ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے دورِ ثانی کے اثرات اور شرح مبادلہ میں تخفیف، اور (iv) مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اساسی اثر کے باعث مکانوں کے کرائے میں سال بسال اضافہ۔ جیسا کہ پہلے تذکرہ کیا گیا ہے، پورے مالی سال 19ء کے دوران مہنگائی کا دباؤ وسیع البینا رہا، کیونکہ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران تقریباً 70 فیصد ذیلی اشاریوں میں مہنگائی کی شرح چھ فیصد (ہدف) سے زائد رہی۔ مزید برآں، تقریباً ایک تہائی ذیلی اشاریوں میں 10 فیصد سے زائد کی نمو ہوئی۔

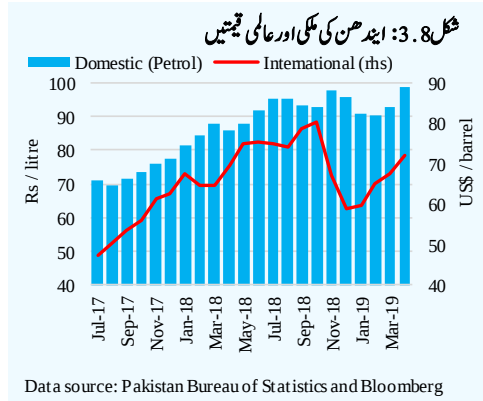
سرکاری قیمتوں میں ردوبدل نے توانائی کی مہنگائی میں اضافہ کیا

مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اشیا کی سرکاری قیمتوں، جن میں بنیادی طور پر توانائی اور اہم غذائی اشیاء شامل ہیں، میں اضافہ ہوا (شکل 3.8)۔ اس اضافے کی عکاسی سہ ماہی کے دوران قدرتی گیس (85.3 فیصد)، بجلی (8.5 فیصد)، موٹر ایندھن (14.9 فیصد) کی

پاکستانی معیشت کی کیفیت

قیمتوں میں بلند مہنگائی سے ہوتی ہے۔ سہ ماہی کے دوران قیمتوں میں اس اضافے نے عمومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں مجموعی طور پر 20 فیصد (1.7 فیصدی درجے) حصہ ڈالا۔ گزشتہ برس صارف اشاریہ قیمت کے ذیلی اشاریوں نے عمومی مہنگائی میں صرف سات فیصد حصہ ڈالا تھا۔

بالخصوص حکومت کے لیے اپنے جاری اخراجات پورے کرنے اور گیس کی تقسیم کار کمپنیوں کے نقصانات کم کرنے کے لیے گھریلو استعمال کی گیس کی قیمتوں میں ردوبدل کرنا ضروری تھا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ قدرتی گیس کی قیمتوں میں اضافہ کافی عرصے سے متوقع تھا کیونکہ اتنے برسوں کی کم قیمت کے باعث نہ صرف اس کی کھپت ضرورت سے زیادہ ہوئی بلکہ قومی خزانے پر بھی اس سے خاصا بوجھ پڑا۔ اگرچہ تقسیم کاری کی سطح پر کارکردگی میں بہتری سے مدد تو ملے گی لیکن اس بات کا اعادہ بھی اہمیت کا حامل ہے کہ گیس کی قیمت بالائی شعبوں کے ہم پلہ ہونی چاہیے، تاکہ ان گیس فیلڈز کو بروئے کار لایا جاسکے جن سے گیس کا حصول فی الوقت کمرشل اعتبار سے قابل عمل نہیں ہے۔⁴



جہاں تک موٹر ایندھن کا تعلق ہے یہ قابل ذکر ہے کہ مالی سال 18ء میں اس کی قیمتیں مسلسل بڑھتی رہیں جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی ملکی قیمتیں مستحکم رہیں۔⁵ اس استحکام کی وجہ جولائی 2018ء کے بعد سے موٹر ایندھن کی ملکی قیمتوں پر سیلز ٹیکس میں کمی اور اس کے ساتھ ساتھ مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران خام تیل کی عالمی قیمتوں میں یکدم کمی ہے۔ اگرچہ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران خام تیل کی عالمی قیمتوں میں دوبارہ اضافہ ہو گیا، لیکن سہ ماہی کے دوران اس کا اثر موٹر ایندھن کی ملکی قیمتوں پر نہیں پڑا۔⁶

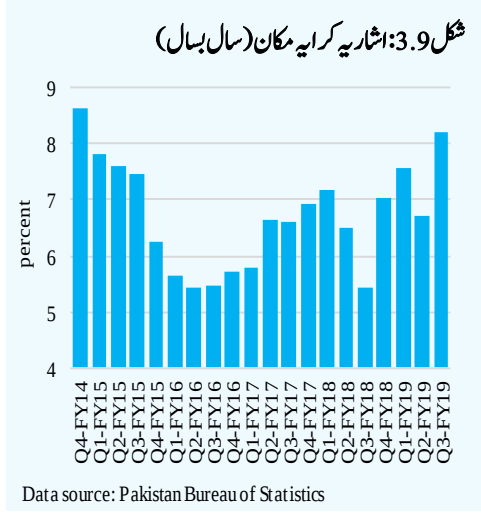
⁴ اس سے گیس کی تلاش کے لیے بھی ترغیب ملے گی، جس سے ملک میں گیس کے مجموعی ذخائر بڑھ سکتے ہیں اور وسط مدت میں گیس کی خرید قیمت پر دباؤ کا تدارک ہو سکتا ہے۔

⁵ مالی سال 18ء میں پیٹرول کی قیمتیں 72.8 روپے فی لیٹر کی سطح سے مسلسل بڑھ کر آخر جون 2018ء میں 92 روپے فی لیٹر تک جا پہنچی تھیں۔ مالی سال 19ء کے پہلے نو ماہ میں پیٹرول کی اوسط قیمت 93.8 روپے کی سطح پر رہی ہے۔

⁶ مئی 2019ء میں تاخیر کے ساتھ یہ اثر اس وقت سامنے آیا جب حکومت نے پیٹرول کی قیمتیں 9.5 روپے فی لیٹر اور ہائی اسپیڈ ڈیزل میں 4.9 روپے فی لیٹر کا اضافہ کیا۔

غذائی مہنگائی بڑھنے لگی

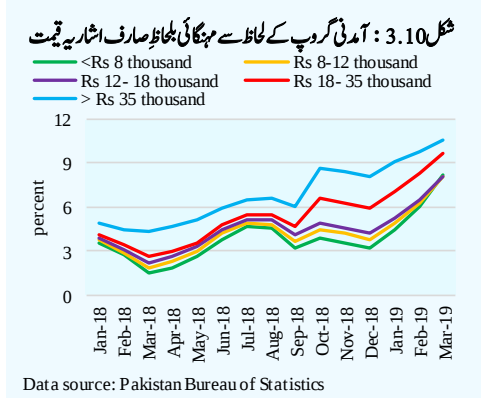
مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران غذائی مہنگائی مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی کی 2.0 فیصد شرح کے مقابلے میں دگنی سے بھی زیادہ یعنی 5.2 فیصد ہو گئی۔ اگرچہ یہ اضافہ وسیع البنیاد تھا مگر خاص طور پر ٹماٹر، چینی اور سگریٹ کی قیمتوں میں اضافہ تیزی سے ہوا۔ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ٹماٹر کی قیمتوں میں اضافہ ملکی سطح پر اس کی پیداوار میں کمی کی بنا پر رسد گھٹنے اور بھارت کے ساتھ کشیدگی کے باعث ہوا جس سے اس کی درآمد کم ہو گئی تھی۔ اکتوبر 2018ء کے بعد سے سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی عائد ہونے کے نتیجے میں اس کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔



گنے کی کچل کاری کے موجودہ موسم کے آغاز سے چینی کی قیمتوں میں اضافہ واضح رہا ہے، جبکہ گزشتہ چند برسوں میں اس کی قیمتیں مستحکم یا پست تھیں۔ مارچ 2019ء کے آخر تک ملکی منڈیوں میں چینی کی قیمت سال کے آغاز کی 54 روپے فی کلو کی سطح سے بڑھ کر 61.1 روپے فی کلو تک جا پہنچی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ زراعت نہ ہونے کے سبب اس سال چینی کی برآمدات پہلے سے کم ہو گئی ہیں؛ جولائی تا مارچ مالی سال 18ء میں ایک ملین ٹن چینی برآمد کی گئی تھی، اس سال صرف 123000 ہزار ٹن چینی برآمد کی گئی۔ لیکن ملک میں اس کی قیمتوں کو قابو میں رکھنے کے لیے اب حکومت اس کی برآمد پر پابندی لگانے پر غور کر رہی ہے۔

غیر غذائی غیر توانائی اجزاء کی قیمتیں بلند رہیں

جولائی تا مارچ مالی سال 19ء کے دوران مکانوں کے کرائے، ایندھن کی قیمتوں پر دوڑ ثانی کا اثر اور شرح مبادلہ میں متواتر کمی نے غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں اہم کردار ادا کیا۔ صارف اشاریہ قیمت میں 21.8 فیصد کے بلند ترین وزن کے توسط سے مکانوں کے کرائے نے مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں مضبوط کردار ادا کیا۔ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اس کے سبب عمومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں 1.6 فیصدی درجے کا اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 18ء کی تیسری سہ ماہی میں یہ اضافہ 1.0 فیصدی درجے تھا۔ خصوصاً مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران مکانوں کے کرائے میں (سال بسال) اضافے کی شرح 8.2 فیصد رہی جو مالی سال 14ء کی چوتھی سہ ماہی کے بعد سے بلند ترین سطح ہے؛ واضح رہے کہ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران مکانوں کے کرائے میں اضافہ گزشتہ تین برس کے رجحان کے مقابلے میں خاصا پست تھا (شکل 3.9)۔ شہروں کی بنیاد پر اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ 40 میں سے 9



شہروں میں مکانوں کے کرائے میں دوہندسی شرح سے اضافہ ہوا، جبکہ 23 شہروں میں چھ فیصد سے زائد اضافہ دیکھا گیا، جو مجموعی صارف اشاریہ قیمت کا مقرر کردہ ہدف ہے۔

مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ایندھن اور ٹرانسپورٹ خدمات کے نرخوں میں 15.1 فیصد اضافہ ہوا۔ مزید برآں مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ٹرانسپورٹ کی لاگت میں اضافے کے بعد ڈاک کے نجی خدمات فراہم کنندگان نے بھی اپنی قیمتیں بڑھا دیں۔

اس کے ساتھ ساتھ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران درآمدی خام مال پر منحصر اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوا؛ ان میں موٹر گاڑیاں (12.8 فیصد)، موٹر گاڑیوں کے پرزے (10.3 فیصد)، ادویات (7.9 فیصد)، طبی آلات (6.3 فیصد)، اور ٹیلی فون سیٹ (9.8 فیصد) شامل ہیں، اس کے نتیجے میں مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں 8.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران یہ 5.4 فیصد بڑھی تھی۔

آمدنی گروپ کے لحاظ سے مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت اگرچہ مالی سال 19ء کے آغاز سے ہی مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ شروع ہو گیا لیکن دوسری سہ ماہی کے آخر تک اس کا اثر کم آمدنی والے گروپوں (12 ہزار روپے سے کم) پر خاصا بے ضرر رہا (شکل 3.10)۔ تاہم، مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران کم آمدنی والے ان گروپوں پر مہنگائی کا اثر زیادہ ہوا، کیونکہ دسمبر 2018ء میں مہنگائی کی شرح 4.0 فیصد سال بسال سے دگنی ہو کر مارچ 2019ء تک 8.0 فیصد سال بسال سے تھوڑی سی زائد ہو گئی۔ چونکہ کم آمدنی والے گروپوں کی اشیائے صرف میں بڑی حد تک لازمی استعمال کی اشیاء شامل ہوتی ہیں، اس لیے غذائی اشیاء کی قیمتوں میں وسیع البنیاد اضافے نے اس گروپ کو متاثر کرنا شروع کر دیا ہے۔ مزید برآں، فروری اور مارچ 2019ء میں حساس اشاریہ قیمت (جس میں 53 اشیائے ضروریہ شامل ہیں) میں مہنگائی کی شرح دوہندسی ہو جانے سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی میں پست آمدنی والے گروپوں کا مہنگائی کے دباؤ سے متاثر ہونے کا امکان زیادہ تھا۔